© rasailojaraid.com
www.KitaboSunnat.com

- زندگی میں صرف بعض اولاد کو ہبہ کرنا؟
- مسلم قبرستان کو منہدم کرکے وہاں کھیتی باڑی کرنا؟
- طلاقِ رجعی کی صورت میں علیحدگی کے بعد دوبارہ نکاح کا حکم؟
- وسیلہ کے مسائل
- مسئلہ وراثت اور اس کا حل

☆ اگر میاں بیوی زندہ اور صاحبِ حیثیت (صاحبِ نساب) ہیں۔اُن کی اولاد میں ۳ بیٹے اور ایک بیٹی ہیں (وہ بھی سبھی شادی شدہ اور صاحبِ نصاب ہیں)۔ میاں بیوی اپنی جائداد اور دیگر مالی اثاثہ جات میں بیٹی کے حصہ کا تعین کس طرح کریں۔ مزید یہ کہ میاں نے اپنی بیوی کے نام پر کافی جائداد اور زرعی زمین خرید رکھی ہے۔اس جائداد میں میاں اور بیوی اپنی بیٹی کو اس کا حصہ کس طریقہ سے دیں؟

جواب: واضح رہنا چاہئے کہ جائداد کی بطورِ وراثت تقسیم، انسان کی وفات کے بعد ہوتی ہے زندگی میں نہیں۔ہاں البتہ آدمی زندگی میں بطورِ ہبہ اپنی اولاد کو جو چاہے دے سکتا ہے، لیکن اس صورت میں راجح مسلک کے مطابق، لڑکے اور لڑکی میں برابری ضروری ہے۔

چنانچہ صحیح حدیث میں ہے کہ حضرت نعمان بن بشیرؓ فرماتے ہیں: جب میرے والد نے مجھے ایک غلام ہبہ کرکے رسول ﷺ کو اس پر گواہ بنانا چاہا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ہبہ سے رجوع کرو" اور دوسری روایت میں ہے کہ آپؐ نے پوچھا: کیا تو نے اپنی باقی اولاد کو بھی اس کے مثل ہبہ کیا ہے؟ کہا: نہیں، تو فرمایا: "اللہ سے ڈرو اور اولاد میں عدل کرو"...... حدیث کے الفاظ "اس کے مثل ہبہ کیا ہے یا اس کے مثل دیا ہے" سے معلوم ہوتا ہے کہ اس بارہ میں ذکور و اناث میں فرق نہیں۔ کیونکہ اولاد کا لفظ لڑکے اور لڑکیوں، دونوں کو شامل ہے اور بعض روایات میں یہ بھی الفاظ ہیں کہ رسول ﷺ نے فرمایا:

"کیا تجھے یہ بات خوش کرتی ہے کہ تیری اولاد تیرے ساتھ برابر نیکی کرے؟ کہا: ہاں، فرمایا: پس میں اس ہبہ پر شہادت نہیں دے سکتا۔"

اس واقعہ نبویؐ سے معلوم ہوا کہ والدین کا صرف لڑکی کو بطور ہبہ کوئی شے دینا اور لڑکوں کو محروم کردینا یا اس کے برعکس کرنا غیر درست فعل ہے۔ سب اولاد کے ساتھ برابر سلوک ہونا چاہیے بعض کے صاحبِ حیثیت ہونے سے مسئلہ کی نوعیت میں کوئی فرق نہیں پڑتا تاہم اگر کوئی ٹھوس سبب

© rasailojaraid.com

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ